REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

۲۸ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۹ صلح ۱۳۳۷ ہش | ۱۹ جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ڈاکٹر گراہم اور پاکستانی زعماء کے درمیان باضابطہ مذاکرات آج شروع ہو رہے ہیں

وہ نئی دہلی واپس جانے سے قبل قریباً ایک ہفتہ کراچی میں قیام کرینگے

کراچی ۱۸ جنوری۔ بھارت اور پاکستان کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم جو کل صبح نئی دہلی سے کراچی پہونچے تھے۔ آج پاکستانی زعما سے مسئلہ کشمیر کے بارہ میں باضابطہ بات چیت شروع کر رہے ہیں۔ وہ بھارتی حکومت سے مزید بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی واپس جانے سے قبل قریباً ایک ہفتہ کراچی میں قیام کریں گے۔ کل شام انہوں نے صدر اسکندر مرزا اور وزیر اعظم ملک فیروز خان نون سے مسئلہ کشمیر پر ابتدائی بات چیت کی تھی۔ پاکستانی زعماء سے ان کی یہ ملاقات محض رسمی نوعیت کی تھی۔ اصل مذاکرات آج شروع ہوں گے۔ ڈاکٹر گراہم حفاظتی کونسل کی ۲ دسمبر ۱۹۵۷ء کی قرارداد کے مطابق برصغیر آئے ہیں۔ آپ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندو پاکستان کی اگست ۱۹۴۸ء اور جنوری ۱۹۴۹ء کی دو قراردادوں پر عمل درآمد میں مدد دینے کے لئے مناسب سفارشات کریں گے۔ حفاظتی کونسل نے ڈاکٹر گراہم سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی رپورٹ جتنی جلدی ممکن ہو سکے پیش کریں۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ اپنی حالیہ مساعی کے بارے میں پرامید ہیں۔ ڈاکٹر گراہم نے کہا مصالحت کنندہ قدرتی طور پر پر امید ہی رہتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ میں نہیں بتا سکتا کہ میں اپنی قطعی رپورٹ کب تک تیار کر سکوں گا۔ اپنی گزشتہ مساعی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں تیسری مرتبہ برصغیر آیا ہوں۔ اس سے قبل میں دو مرتبہ یہاں آکر بھارت اور پاکستان کی حکومتوں سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کر چکا ہوں۔ اور تین مرتبہ میں نے نیویارک پیرس اور جنیوا میں ان کے نمائندوں سے بات چیت کی تھی اس طرح میں اب تک اس تنازعہ کے بارہ میں پانچ رپورٹیں پیش کر چکا ہوں۔

کراچی میں فرانس اور غانا کے نمائندوں کے ساتھ تجارتی بات چیت

فرانس کے ساتھ تجارتی معاہدہ کی بات چیت اگلے ماہ کے اوائل میں مکمل ہو جائیگی

کراچی ۱۸ جنوری۔ فرانس کے دو ارکان پر مشتمل تجارتی وفد نے کل وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری جناب عثمان علی سے بات چیت کی قابل اعتماد ذرائع کا کہنا ہے کہ اس بات چیت میں بعض ابتدائی امور کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ امید ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی معاہدے پر دستخط کی بات چیت آئندہ ماہ کے اوائل میں مکمل ہو جائے گی۔ جناب عثمان علی نے غانا کے ایک تجارتی اور خیر سگالی وفد کے ممبران سے بھی ملاقات کی۔ یہ وفد پاکستان اور غانا کے درمیان تجارت کے امکانات کا جائزہ لینے یہاں آیا ہوا ہے۔ وفد کے ممبران نے کل حیدرآباد کا بھی دورہ کیا ہے۔

پاکستان کی رفتار ترقی کو میکملن کا خراج تحسین

کراچی ۱۸ جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن نے وزیر اعظم نون کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان نے گزشتہ دس برس میں صنعتی، سماجی اور تعلیمی شعبوں میں جو زبردست ترقی کی ہے اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں اور پاکستان کی مسلح افواج کو دیکھ کر بھی مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ مسٹر میکملن نے جو پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورے کے بعد حال ہی میں یہاں سے واپس گئے ہیں۔ اپنے بیان میں ان رشتوں کا بھی ذکر کیا جو دولت مشترکہ اور معاہدہ بغداد کی رکنیت کے باعث پاکستان اور برطانیہ کے درمیان موجود ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملک مل جل کر اور زیادہ گہرے تعاون کے ساتھ کام جاری رکھیں گے۔

روس کو وزیر اعظم برطانیہ کی یقین دہانی

لنڈن ۱۸ جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن نے بڑے خلوص کے ساتھ سوویٹ روس کو یقین دلایا ہے کہ کوئی برطانوی حکومت روس کے خلاف کبھی جارحانہ کارروائی نہیں کرے گی۔ مسٹر میکملن نے یہ بات وزیر اعظم روس مارشل بلگانن کے ایک حالیہ خط کے جواب میں کہی ہے۔ آپ نے روس کے ساتھ جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیشکش کا اعادہ بھی کیا۔

مولانا اصلاحی جماعت اسلامی سے مستعفی ہو گئے

لاہور ۱۸ جنوری۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق پاکستان لاء کمیشن کے رکن اور جماعت اسلامی کے ایک سابق امیر مولانا امین احسن اصلاحی جماعت اسلامی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ مولانا اصلاحی نے اپنے استعفا میں لکھا ہے۔ کہ مجھے جماعت کی پالیسی پروگرام اور نو ترمیم شدہ آئین سے اتفاق نہیں ہے۔ مولانا اصلاحی اس سے قبل جماعت اسلامی کی مجلس عاملہ سے مستعفی ہو چکے تھے۔ یاد رہے کہ مولانا اصلاحی کے علاوہ جماعت اسلامی کے چار اور امیر بھی جماعت سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ ان کے نام مولانا عبدالغفار حسن۔ غازی عبدالجبار، مولانا سلطان احمد اور مولانا سعید ملک ہیں۔

ضروری اعلان

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے دو استانیوں کی فوری ضرورت ہے کے۔ جی ٹرینڈ یا S.J.T.C کو ترجیح دی جائیگی۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ یا میٹرک پاس لڑکیاں بھی درخواست دے سکتی ہیں۔ اگر ان کی تعلیمی قابلیت سکول کی ضروریات کو پورا کر سکے گی تو ان کو موقعہ دیا جائے گا۔ درخواستیں بنام جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جونیئر ماڈل سکول کے دفتر میں ۲۰ جنوری تک پہونچ جانی چاہئیں۔ تنخواہ کا فیصلہ سلیکشن کے بعد کیا جائے گا۔

ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء

احساسِ جرم و گناہ

ایٹم بم - کوبالٹ بم اور ہائیڈروجن بم اور اسی قسم کے دیگر عالمگیر ہلاکت کے سامان جو مغربی اقوام نے ایجاد کئے ہیں۔ ان کے متعلق امریکہ اور اس کے ہمنوا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کے پاس ان کی فراوانی ہی اب دنیا میں طاقت کا توازن قائم رکھ سکتی ہے۔ اور صرف اس طرح ہی دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور برطانیہ نے خاص طور پر اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ دنیا کو اشتراکیت کے جارحانہ حملے سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ امریکہ زیادہ سے زیادہ ہلاکت کے سامانوں سے لیس ہو۔ اور اگرچہ امریکہ اور روس تخفیف اسلحہ کے لئے بظاہر بڑے شائق نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ دونوں اسلحہ سازی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں سبقت لے جانے کی اندر ہی اندر پوری پوری کوششوں میں مصروف ہیں۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عالمگیر تباہی کے سامانوں سے دنیا جنگوں سے محفوظ ہو گئی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی قوم ایسی غلطی اب نہیں کریگی۔ کہ وہ عالمگیر جنگ کی طرح ڈالے۔ ان لوگوں کا نظریہ اس تیاس پر مبنی ہے۔ کہ اب کسی آئندہ جنگ میں فتح و شکست کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ کوئی قوم جو اس جنگ میں حصہ لے گی فاتح ہو کر بھی تباہی سے نہیں بچ سکتی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ماسوا چند مریض دماغ انسانوں کے تمام دنیا کے عوام جنگوں سے بیزار ہو چکے ہیں پچھلی دو عالمگیر جنگوں میں جو جان و مال کا ضیاع ہوا ہے۔ اس کے تصور سے انسان واقعی کانپ جاتا ہے۔ ان جنگوں سے یہ امر بھی واضح ہو چکا ہے۔ کہ اب جنگوں کی تباہی جنگ کے زد تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ پُر امن شہری بھی اس کی زد میں آتے ہیں۔ چنانچہ پچھلی دونوں عالمگیر جنگوں میں جو جان و مال کا ضیاع ہوا ہے۔ وہ فوجی افراد اور فوجی سامانوں تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ تہذیب و تمدن کے تمام بڑے بڑے مراکز اس کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔

ہلاکت کے سامانوں کی ایجاد کے لحاظ سے آج دنیا دو بڑے بڑے حصوں میں تقسیم ہے ایک حصہ تو ان اقوام پر مشتمل ہے جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھتی ہیں۔ دراصل تمام مادی قوت انہی اقوام کے ہاتھ میں ہے۔ دوسرا حصہ وہ ہے۔ جو پسماندہ کہلاتا ہے۔ پہلے حصہ میں مغربی یورپ امریکہ اور روس شامل ہیں۔ باقی تمام دنیا پسماندہ اقوام پر مشتمل ہے۔ اس آخری حصہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پاس مادی طاقت کا کوئی موثر ذخیرہ موجود نہیں۔ اور اگر ہے بھی تو وہ بھی دراصل ترقی یافتہ اقوام ہی کے قبضہ اور اثر میں ہے۔

اس لئے ظاہر ہے کہ پسماندہ کہلانے والی اقوام براہ راست دنیا کی بربادی کا ذریعہ نہیں ہو سکتیں۔ اگر انسانی ایجاد کردہ ہلاکت آفریں سامانوں سے کبھی دنیا کی تباہی ہوئی تو اس کا باعث وہی اقوام ہونگی جو ترقی یافتہ کہلاتی ہیں۔

یہ تو اب ایک واضح امر ہے۔ کہ ان ترقی یافتہ اقوام نے ہلاکت کے سامانوں کا ایک ذخیرہ جمع کر لیا ہے۔ اگر خدانخواستہ کبھی اس کو استعمال کرنے کی نوبت آئی۔ تو دنیا تباہ ہو جائے گی۔ یہ ذخیرہ موجود ہے اور اگر ان اقوام میں سے کوئی چاہے تو آج ہی یہ خطرہ بروئے کار آ سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ ذخیرہ آج تک کیوں بروئے کار نہیں آیا۔

اس کے کئی ایک جوابات ہیں۔ جو لوگ صرف مادی نقطۂ نظر سے سوچتے ہیں۔ وہ اس کا وہی جواب دیتے ہیں۔ جس کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ کہ آئندہ جنگ میں فاتح اور مفتوح کا کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اور ساری اقوام یکساں طور پر تباہ ہو جائیں گی۔ اس لئے اس ڈر کی وجہ سے کوئی قوم ایسی خطرناک جنگ چھیڑنے کی جرأت نہیں کرتی۔

یہ جواب ایک حد تک صحیح ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا لمحہ نہیں آ سکتا۔ کہ ان اقوام میں سے ایک قوم اپنے آپ کو دوسری سے اتنا زیادہ طاقتور سمجھ لے۔ کہ پیشتر اس کے کہ دوسری قوم حرکت میں آئے وہ اسے تباہ کر دے۔ اور خود محفوظ رہے حقیقت یہ ہے کہ ایسے لمحات پہلے بھی جنگوں کا باعث ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہ جواب کلی طور پر صحیح نہیں ہے

دوسرا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ کوئی قوم نہیں چاہتی کہ دنیا تباہ ہو جائے یہ جواب اگر صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان بحیثیت مجموعی اب بھی اخلاقی اقدار کے زیر اثر ہے۔ خواہ وہ زبانی اس کا کتنا ہی کیوں نہ انکار کرتا ہو۔ اگر مادہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ تو تمام دنیا کی یکدم تباہی بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ زیادہ سے زیادہ اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ مادہ اپنی صورت بدل لے گا۔ اس لئے خالص مادہ پرستی کے نقطۂ نظر سے عالمگیر تباہی کے راستہ میں کوئی چیز روک نہیں بن سکتی۔ اس لئے دنیا کی کسی قوم کا عالمگیر تباہی نہ چاہنے کی وجہ ہمیں کوئی اور تلاش کرنی ہو گی کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہو سکتی۔ کہ ہر قوم تمام دنیا کی انسانی ہاتھوں سے تباہی کو ایک جرم ایک گناہ سمجھتی ہے۔ اس لئے کوئی قوم دنیا کی تباہی پسند نہیں کرتی۔

بظاہر خالص مادہ پرست انسان کے لئے یہ جواب شاید تسلی بخش نہ ہو۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر وہ اپنی ضمیر کی گہرائیوں میں تلاش کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ خود وہ بھی اسی لئے دنیا کی تباہی نہیں چاہتا۔ کہ وہ اس کو ایک جرم یا ایک گناہ تصور کرتا ہے۔ یہاں ہمارا روئے سخن ان لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو دیوانگی کی وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ ہم ایک صحیح الدماغ انسان کی مثال لے رہے ہیں۔ ایک صحیح الدماغ انسان خواہ وہ کتنا ہی مادہ پرست کیوں نہ ہو۔ اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں دنیا کی اس طرح تباہی کو یقیناً ایک جرم ایک گناہ سمجھتا ہے۔ ورنہ وہ بتائے کہ اگر مادہ ہی مادہ ہے۔ تو وہ دنیا کی عالمگیر تباہی کو کیوں پسند نہیں کرتا

یہ احساس گناہ ہی ہے جو اخلاقی اقدار کو تولد کرتا ہے۔ اب سوال ہے کہ انسانی ضمیر کی گہرائیوں میں یہ احساس گناہ کیوں ہے۔ اس کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ مادہ کے پرے کوئی ہستی ہے۔ جو ہمارے اعمال کا محاسبہ کرتی ہے۔ ورنہ احساس

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر واضح الفاظ میں وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ جو پیشگوئی مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کے مصداق سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری کا دن قریب آ رہا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو ابھی سے یوم المصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں۔ اور حضرت مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کو بیان کیا جائے۔ اور جن روشن دلائل اور بینات سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ لیکچروں اور تقریروں کے ذریعہ سے احباب جماعت اور دیگر احباب کو ان سے واقف اور آگاہ کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

سیرالیون گورنمنٹ کے وزیر پبلک ورکس آنریبل چیف کانڈے بورے

کی

احمدیہ مشن اور احمدیہ سنٹرل سکول بو میں آمد

"وہ وقت دور نہیں جب میرے ملک کا ہر فرد لوائے احمدیت کے نیچے کھڑا ہو کر اسلام کا نعرہ بلند کر رہا ہوگا"

(وزیر موصوف)

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

"میں اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ سیرالیون میں آج اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت اسلام اور ملک کی خدمت کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ اور اس کے مبلغ ہی ہیں۔ اور اس حقیقت کا بھی انکار کرنا ناانصافی ہوگی کہ اگر جماعت احمدیہ کے مبلغین وقت پر یہاں پہنچ کر عیسائیت کے اسلام کے خلاف بڑھتے ہوئے جارحانہ حملوں کا مقابلہ اور اسلام کا دفاع نہ کرتے تو اب تک مغربی افریقہ میں اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لوگ اس کی طرف منسوب ہونا بھی پسند نہ کرتے۔"

(آنریبل چیف کانڈے بورے)

اس سال ماہ نومبر کے آخر میں سیرالیون گورنمنٹ کے وزیر آبادی اور پبلک ورکس آنریبل چیف کانڈے بورے آفیشل طور پر ملک کے جنوبی صوبہ کا دورہ کرتے ہوئے ۲۶ر نومبر کو بو شہر میں جو کہ سیرالیون پروٹیکٹوریٹ کا دارالحکومت اور جماعت احمدیہ کا بھی مرکز ہے تشریف لائے۔ ان کی آمد پر خاکسار اور مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد ان کے قبیلے کے بعض احمدی اکابر کے ساتھ ان کی قیامگاہ پر انہیں ملنے کے لئے گئے۔ رسمی گفتگو کے بعد انہیں احمدیہ دارالتبلیغ، احمدیہ لائبریری اور احمدیہ سنٹرل سکول دیکھنے کی دعوت دی گئی۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول فرمایا اور ہماری واپسی پر اپنے سیکرٹری کو بذریعہ کار راستہ اور مقام دیکھنے کے لئے بھیج دیا۔

حسب وعدہ آپ اپنے سیکرٹری اور اپنے ٹمنی قبیلے کے دیگر اکابرین کے ساتھ سب سے پہلے ہمارے سکول تشریف لے گئے۔ وہاں پر مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ہیڈ ماسٹر سکول نے ان کا مناسب خیر مقدم کیا اور سٹاف کا ان سے تعارف وغیرہ کرانے کے بعد انہیں سکول کے INFANT اور STANDARD دونوں سیکشنوں کی کلاسوں میں لے جاکر ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ بعد میں وہ دفتر تشریف فرما ہوئے جس کے دوران میں مکرم قاضی صاحب نے انہیں مشن کے حالات اور تعلیم سے آگاہ کرنے کے علاوہ پاکستان کے ملکی اور ثقافتی حالات سے آگاہ کیا۔

وزیر موصوف کی تقریر

اس دوران میں خاکسار اور مکرم ملک غلام نبی صاحب بھی وہاں پہنچ گئے اور سکول کے اسمبلی ہال میں سٹاف اور تمام طلبہ جمع ہو گئے۔ پہلے انہیں سکول کے بورڈر طلبہ کی رہائش گاہ دکھائی اور بورڈنگ کے جملہ انتظامات کی تفصیل انہیں بتائی کیونکہ انہوں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ۱۹۵۸ء میں وہ اپنے دو بچے فریٹون سے یہاں احمدیہ سکول میں تعلیم و تربیت کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہاں سے اسمبلی ہال میں آئے اور خاکسار نے ان کا مختصر تعارف کرایا۔ جس کے بعد انہوں نے ہماری درخواست پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا:-

"ہر وہ انسان جو کسی دور دراز کے ملک سے کسی دوسرے دور دراز ملک میں جاتا ہے اس کے مدنظر کچھ وجوہ اور مقاصد ضرور ہوتے ہیں۔ بلکہ ہر اجنبی جو کسی دوسرے مقام سے آتا ہے۔ اس کی آمد کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔ یہ احمدیہ مشنری جنہیں آج ہم اپنے درمیان دیکھ رہے ہیں۔ یہ بھی ایک خاص غرض اور خاص مقصد کے پیش نظر یہاں آئے وہ غرض اور مقصد کیا تھی؟ وہ اسلام کی اس ملک میں ڈگمگاتی ہوئی کشتی کی ناخدائی تھی۔ دیکھنے اور سننے والوں نے دیکھا اور سنا بعض نے ان پر ہنسنا شروع کر دیا۔ اور شدید مخالفت کی بعض نے ایک حد تک توجہ بھی دی لیکن محض سننے کی حد تک اور بعض نے سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس وقت کہ جب ان کے پہلے احمدیہ مشنری الحاج نذیر احمد علی مرحوم نے سرزمین سیرالیون پر قدم رکھا یہ زمین عیسائیت سے انتہائی طور پر متاثر تھی۔ اور لوگ سمجھتے تھے کہ اسلام کو عیسائیت کے مقابل پر دیکھنا یا کھڑا کرنا اب ناممکن اور محال ہے لیکن چند اسلام کے محبوں نے اس مبلغ کی دعوت پر توجہ دی اور لبیک کی صدا بلند کی۔ آج کچھ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ یہی احمدیت یا حقیقی اسلام جس کے متعلق اس وقت یعنی آج سے تقریباً بیس سال قبل یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ ایک چھوٹا سا پودا ہے۔ جو چند یوم کے بعد اپنی موت خود مر جائے گا۔ وہی پودا آج پنپ رہا ہے۔ اور اپنی جڑوں کو اس مضبوطی سے سرزمین سیرالیون میں پیوست کر چکا ہے کہ اب خطرناک سے خطرناک آندھی بھی اس کو اکھاڑنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ آپ نے فرمایا احمدیت نے ان چند سالوں میں باوجود مخالفت کی آندھیوں اور نامساعد حالات کے جو غیر معمولی اور حیرت انگیز ترقی کی ہے یہ اس امر کا پیش خیمہ ہے۔ کہ ایک بڑا انقلاب جلد ہی احمدیت کے ذریعہ اس ملک کی کایا پلٹ دینے والا ہے۔ اور وہ وقت کوئی بہت دور نہیں۔ جب سیرالیون کا ہر فرد لوائے احمدیت کے نیچے کھڑا ہو کر اسلام اور توحید کا نعرہ بلند کر رہا ہوگا۔ گو آج اس دعویٰ کو مجنون کی بڑھ سمجھا جائے گا۔ اور اس پر طاقتور عیسائی مشن ہنسی اڑائیں گے۔

انہوں نے فرمایا عملی طور پر میں پہلے بھی احمدی تھا۔ اب بھی احمدی ہوں اور انشاء اللہ ہمیشہ ہمیش تک احمدی ہونگا یہ میری ذاتی کمزوری ہے کہ بعض مجبوریوں کی بناء پر میں ظاہری طور پر اپنے قبیلے کے مذہبی نظام میں منسلک ہوں۔ میں انکا لیڈر اور چیف ہوں۔ اس لئے انکے قدیمی عقائد کا احترام بطور چیف میرا فرض ہے۔

لیکن آپ لوگ جو احمدیہ سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یا تعلیم دے رہے ہیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ احمدیت اور اسلام کو صحیح طور پر سمجھیں اس شمع اسلام سے اپنے قلوب میں روشنی اور نور کا ذخیرہ جمع کر لیں تاکہ جب اس اسکول سے فارغ ہوں۔ اس نور ہدایت اور شمع روشن کے ذریعہ دوسروں کے دلوں اور ارواح کو روشن اور منور کریں۔ مسلمانوں کو ان کی پوری پوری مدد اور ہر طرح ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے تا اسلام کی یہ ناؤ جو ابھی تک منجدھار میں چکر لگا رہی ہے۔ اپنے چکر سے نکلے اور اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہو اس سلسلہ میں میں اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں۔ کہ ان مبلغین کی مدد ہو۔ اور گورنمنٹ سے بھی ان کیلئے مدد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور آئندہ بھی میرا یہی مسلک رہے گا مجھے احمدیہ سکول کے سٹاف ہیڈ ماسٹر اور مشن کے جنرل سپرنٹنڈنٹ کا حسن انتظام اور تعلیمی ترقی دیکھ کر بہت خوشی اور مسرت ہوئی ہے اور اتنا اچھا کام میں نے شاید ہی کسی اور سکول میں دیکھا ہو۔ جو اس امر کا مظہر ہے۔ کہ یہ سکول چند سالوں کے بعد سیرالیون کا بہترین سکول ہوگا۔ اس سال بھی جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے۔ اس سکول میں سے سیکنڈری سکولز اور کالج کے لئے تیرہ طلبہ کامیاب ہوئے ہیں جن میں سے ایک کو گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ کی پیشکش بھی ہو چکی ہے۔ یہ تعداد نہ صرف حوصلہ افزا بلکہ قابل ستائش اور فخر ہے۔ لیکن ہمیں اس پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنی تعداد کو اپنی کوششوں اور ہمت کے ذریعہ ڈبل کروانا چاہیئے۔ تاکہ جس امر کے حصول کے لئے ہم کوشاں اور ساعی ہیں اسکو جلد از جلد حاصل کر سکیں۔ (ان کی تقریر کے دوران میں مکرم قاضی مبارک احمد صاحب نے لوکل اخبارات کے لئے چند ایک فوٹو بھی لئے) ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی مدد آپ بھی کریں اور وہ اس طرح کہ ان مبلغین سے جو دینی و دنیاوی۔ انگلش اور عربک دونوں قسم کی تعلیمات دینے آئے ہیں۔ ان سے ان علوم کے حصول کی انتہائی کوشش کریں۔ ان کی ٹریننگ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور بہترین مسلمان بن کر اوروں کو شمع اسلام کا دیوانہ بنانے میں ان کی مدد کریں۔

احمدیت نے عملی انقلاب پیدا کیا ہے

آپ نے ہمارے ایک احمدی نوجوان جو کہ انہیں کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں کو

خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا

مسٹر مانسرے! یہ میرے قبیلے کے لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ احمدی جماعت میں شامل نہیں ہوتے اس کا انہیں کچھ فائدہ نہیں بلکہ بہت نقصان ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر وہ سب احمدی ہو کر ان مبلغین کی مدد کریں تو یہ جو اتنی اچھی عمارتیں اور اچھا کام "ہم بو" میں دیکھ رہے ہیں۔ اس سے کئی گنا اچھا کام یہ لوگ ہمارے سئے فریٹوں میں کر دکھائیں اور وہاں ہم اپنے مذہب اور تعلیم کو غیر معمولی طور پر مضبوط کر سکیں مگر گیا کروں یہ پرانے فیشن کے لوگ میری بات نہیں مانتے تاہم میرا دل جانتا ہے اور میرا خدا بھی جانتا ہے کہ دل سے میں احمدی ہوں۔ آپ نے اپنے قبیلے کے حاضر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ

"سچا مذہب وہ ہے جو کہ عملی اور اخلاقی تبدیلی اپنے پیروؤں میں پیدا کر دے احمدیت کی تائید میں یا مخالفت میں کتابی دلائل شاہد ہیں اور آپ پورے طور پر نہ سمجھ سکیں کیونکہ ہم مذہبی تعلیم سے پوری طرح آشنا نہیں ہیں اور نہ ہم عربی جانتے ہیں۔ لیکن درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور کڑوے اور خراب درخت کے پھل کبھی میٹھے نہیں ہوتے۔ اسی طرح جھوٹا مذہب اور جھوٹے مذہبی لیڈر اپنے ماتحت لوگوں کے اخلاق بلند نہیں کر سکتے اور ان میں کوئی نیک تبدیلی نہیں پیدا کر سکتے بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

میں عام احمدیوں کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا مگر میرے ذریعہ میرے خاندان اور قبیلے کے کئی آدمی احمدی ہوئے ہیں میرے قبیلے کے ان لوگوں میں احمدیت نے جو اخلاقی تبدیلی مذہبی دلچسپی پیدا کی ہے۔ وہ یقیناً حیرت انگیز ہے۔ میں نے کئی بار عام مجالس میں اس امر کا ذکر کیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض عام جلسوں میں جہاں کہ بعض نے احمدیت کے خلاف بھی تقریریں کیں میں نے اسباب کو احمدیت کی صداقت میں پیش کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ احمدی کوئی برا کام تو نہیں کر رہے ہیں آخر تم میں سے جو چند لوگ نکل کر کے ان سے مل گئے ہیں وہ چور ڈاکو۔ جھوٹے تو نہیں بن گئے ان کی اخلاقی حالت تو پہلے سے اچھی نظر آ رہی ہے۔ جو لوگ ان سے معاملہ کرتے ہیں۔ وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ ان کا معاملہ منصفانہ اور نیکوں والا ہے۔ اگر احمدی حضرت مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں تو ہمارا کیا بگاڑتے ہیں۔ آخر ہمارے لوگوں کی حالت کو سدھارتے ہی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ فریٹون کے احمدیوں کی اکثریت ٹمنی لوگوں کی ہے (یعنی ان کے اپنے قبیلہ کے لوگ) اور یہ عجیب بات ہے کہ میری کورٹ میں ہر قسم کے لوگوں کے خلاف مقدمات پیش ہوتے ہیں۔ مگر اب تک کہ مجھے آپ لوگوں کا چیف بنے تیرہ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے میرے پاس کبھی کسی ٹمنی احمدی کے خلاف کوئی مقدمہ آج تک نہیں آیا۔ حالانکہ بطور ٹمنی میری چیف کورٹ میں میرے اور میرے وزراء کے پاس سینکڑوں مقدمات پیش ہوئے ہیں کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں کہ احمدی چونکہ قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اور نہ کسی پر زیادتی کرتے ہیں۔ اسلئے انہیں کورٹ میں نہیں لایا جاتا۔

آخر اگر دوسرے ٹمنی لوگوں میں سے کئی چوریاں کرتے ڈاکے مارتے جھوٹ بولتے حرام مال کھاتے۔ بیویوں سے بدسلوکی کرتے۔ اور دوسروں کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ تو احمدیہ جماعت کے افراد کیوں ان باتوں میں ملوث نہیں ہوتے یہ امر واضح کر کے ہمیشہ احمدیت کی مخالفت کرنے والوں سے کہتا ہوں۔ کہ اگر تم احمدی نہیں ہونا چاہتے تو نہ ہو، مگر تمہیں چاہیئے کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کیونکہ تمہیں ان سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ وہ عملاً تمہاری مدد ہے اور وہ ہمارے لوگوں کی عملی اصلاح کر رہے ہیں ان کا انجام بخیر اس کے اعمال نے کرنا ہے۔ مسلمان کے اس اسلام کا کیا فائدہ جو دن رات احمدیوں کی مخالفت کرتا ہے۔ لیکن اعمال اسکے کافروں سے بھی بدتر ہوں۔ ہمارا مخالفت کرنا تبھی ہمیں فائدہ دے سکتا ہے۔ جبکہ ہم اپنے آپ کو اپنے اعمال اور اخلاق کے لحاظ سے بھی احمدیوں سے بالاتر ثابت کر سکیں مگر معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے اور اخلاقی لحاظ سے ہم میں اور ان میں بہت فرق ہے

آخر میں وزیر محترم نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان مبلغین کا خود معین و معاون ہو اور جس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہیں ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم بھی حتی المقدور اس فرض کو بجا لا سکیں تاکہ ہمارا ملک اس اسلامی تعلیم و تہذیب اور ثقافت سے مالا مال ہو کر دنیا میں بہترین رول ادا کر سکے مجھے یو میں آپکا کام دیکھکر بہت خوشی ہوئی ہے میری باتیں خواہ کسی کو اچھی لگیں یا بری میں حقیقت کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ (باقی)

تعلیم و اصلاح کی ایک اہم تحریک

(از مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ——— ربوہ)

مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کی منظوری اور اجازت سے مورخہ ۲۷/۱۲/۵۷ کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ تعلیم و اصلاح کی غرض سے ہمیں یکصد ایسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو تین سال تک کم از کم -/۲۵ روپے ماہوار یعنی -/۳۰۰ روپے سالانہ اس مد میں چندہ دیں اس میں خود چوہدری صاحب محترم نے اپنی طرف سے ایک ہزار روپے دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مکرم جناب چوہدری صاحب کی تحریک پر تقریباً ۷۵ احباب نے اس وقت تک لبیک کہا ہے۔ اور بعض احباب نے ادائیگی بھی کر دی ہے۔ خدا کے فضل سے یہ تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔

اس مبارک سکیم کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم ۱۰۰ احباب -/۲۵ روپے ماہوار یا -/۳۰۰ روپے سالانہ چندہ دیں۔ لیکن جو دوست -/۲۵ روپے ماہوار سے زیادہ دینا چاہیں۔ ان کے لئے مزید ثواب کا موقعہ ہے۔ نیز جیسا کہ مکرم جناب چوہدری صاحب نے دوسرے دن اعلان فرمایا تھا۔ جو دوست -/-/۲۵ روپے ماہوار نہیں دے سکتے وہ کم رقوم دے کر بھی اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں

یہ تحریک بڑی برکات کی حامل ہے۔ احباب جماعت کو کثرت سے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔

دوست اپنے اپنے وعدے دفتر تعلیم و اصلاح ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ ہم وعدہ کرنے والے ہر دوست کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ شکریہ کی چٹھی بھجوا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ہماری چٹھی نہ پہنچے تو اپنے وعدہ سے اطلاع دیں۔ ممکن ہے انہوں نے وعدہ کیا ہو لیکن کسی غلطی کیوجہ سے ضبط میں نہ آیا ہو۔ احباب رقوم مد تعلیم و اصلاح مقامی میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد وصیغہ مقامی)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی قرار داد تعزیت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے احمدی ممبران اسٹاف اور طلبہ کا یہ اجلاس جماعت کے ایک نامور عالم خطیب اور مناظر محترم ملک عبدالرحمان صاحب خادم کی اچانک اور افسوسناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم خادم صاحب مرحوم نے احمدیت اور اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اور کمال استقلال کے ساتھ خدمات سرانجام دینے کی ایک نہایت عمدہ مثال قائم فرمائی

نیز یہ اجلاس محترم خادم صاحب کی وفات پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو راضی برضائے الٰہی کا نمونہ دکھاتے ہوئے اس عظیم صدمہ کو ہمت اور صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے

دستخط (مرزا انس احمد)

وائس پریذیڈنٹ تعلیم الاسلام کالج یونین ۹ جنوری ۱۹۵۸ء

درخواست دعا

والد محترم قبلہ بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ ۸/۱۰ یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احباب جماعت درد دل سے ساتھ ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔

شریف احمد کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر

——— سیالکوٹ ———

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کا ذکرِ خیر

(از مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق بی۔ایس سی متعلم جامعۃ احمدیہ)

مکرم خادم صاحب کی وفات سے احمدیت کا ایک بہادر اور نڈر خادم اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ خادم صاحب نے احمدیت کی بہت خدمت کی۔ تحریری اور تقریری میدان میں مخالف آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکتے تھے۔ جب آپ مناظرہ کے سٹیج پر کھڑے ہوتے تو ایک نڈر سپاہی کی طرح ہوتے تھے جس نے زرہ پہنی ہو۔ تحقیقاتی مقالات میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات جس کامیابی کے ساتھ آپ نے دیئے وہ سب جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے ذاتی طور پر خادم صاحب سے بہت کچھ سیکھا ہے

۱۹۵۱ء کے رمضان میں میں گجرات میں تھا۔ خادم صاحب مرحوم روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک پارے کا درس دیا کرتے تھے۔ پہلے دن جب میں نے آپ کا درس سنا تو اس سے بہت متأثر ہوا۔ بڑے عمدہ اور سلجھے ہوئے انداز میں قرآن کریم کے مطالب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیان کردہ تفسیر کی روشنی میں بیان کرتے تھے۔ گاہے گاہے کوئی لطیفہ بیان کر دیتے جس سے مجلس کشتِ زعفران بن جاتی۔ تبلیغ کا اس قدر شوق تھا کہ آپ ایک غیر احمدی وکیل دوست کو درس میں لایا کرتے تھے۔ بعض اوقات درس دیتے ہوئے کسی آیت پر وکیل صاحب سے بحث بھی چھڑ جاتی۔ تو خادم صاحب خداداد ذہانت سے ایسا جچا تلا جواب دیتے کہ وکیل صاحب سرِ تسلیم خم کر دیتے

ایک دفعہ درس کے دوران ایک ایسی بات بیان کی جو مجھے پہلے معلوم نہ تھی۔ کسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے قتل لیکھرام کی پیشگوئی کا ذکر ہوا تو خادم صاحب نے بیان کیا کہ لیکھرام کے متعلق واضح طور پر پیشگوئی احادیث میں بھی آئی ہے۔ یہ بات بہرحال اس وقت میرے لئے نئی تھی۔ اس وقت میں میٹرک میں تھا۔ بعد میں جب میں لاہور میں ایف۔ایس سی میں داخل ہوا تو میں نے خادم صاحب کو خط لکھ کر وہ حدیث دریافت کی جس کا انہوں نے درس میں ذکر کیا تھا چنانچہ خادم صاحب نے وہ روایت مجھے لکھی۔

اگرچہ اب سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ حدیث ہمارے لٹریچر میں پہلے سے موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے ریویو آف ریلیجنز نومبر ۱۹۴۳ء کے پرچہ میں اپنے مضمون میں اسے درج کیا ہے۔ لیکن سب سے پہلے میں نے یہ بات محترم خادم صاحب سے سنی وہ حدیث یہ ہے:۔

"وفی آخر النھار صوت الحین ابلیس ینادی الا ان فلانا قد قتل مظلوما، لیشکل علی الناس و یفتنھم۔ فکم فی الیوم من شاک و متحیر فاذا سمعتم الصوت فی رمضان یعنی الاول فلا تشکوا انہ صوت جبریل و علامۃ ذلک انہ ینادی باسم المھدی واسم ابیہ"

یعنی دن کے آخری حصہ میں شیطان لعین کی آواز گونجے گی کہ فلاں مظلوم قتل کر دیا گیا۔ اس طرح وہ (شیطان) لوگوں کو شک اور فتنہ میں ڈالے گا۔ اور اس دن کئی اس حادثہ سے حیران محض ہوں گے۔ لیکن جب تم اس سے پہلی رمضان میں بلند ہونے والی آواز کو سنو تو اس میں شک نہ کرنا۔ کیونکہ وہ جبریلؑ کی آواز ہو گی اور اس بات کی نشانی یہ ہو گی کہ امام مہدی اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ وہ آواز بلند کریگا۔

خادم صاحب نے بتایا اس میں قتل لیکھرام کی طرف اشارہ ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ لیکھرام آخری دن کے حصہ میں قتل ہوا تھا۔ اس وقت مخالفین نے شور مچایا کہ بے گناہ مظلوم لیکھرام کو (حضرت) مرزا صاحبؑ نے قتل کرا دیا ہے۔ اس طرح بہت سے لوگ فتنہ میں پڑ گئے اور صداقت کو پہچاننا ان کے لئے مشکل ہو گیا —

خادم صاحب نے بتایا کہ رمضان والی آواز سے مراد پیشگوئی قتل لیکھرام ہے۔ کیونکہ یہ پیشگوئی حضور نے رمضان میں کی تھی چنانچہ حضورؑ نے لکھا ہے:۔

"آج جو ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ ....

وہ آگے لیکھرام کے قتل کے متعلق پیشگوئی ہے"

(برکات الدعا ص۵ بار پنجم)

"ینادی باسم المھدی واسم ابیہ" کے متعلق خادم صاحب نے بیان کیا۔ کہ یہ پیشگوئی واقعی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی باپ تھے) کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اور پھر ظلی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے (۴) کی گئی تھی۔ چونکہ اس پیشگوئی کی خبر الہاماً آپ کو بتائی گئی اس لئے یہ جبریلؑ کی طرف منسوب ہوئی

بہرحال خادم صاحب بہت عمدہ اور دلچسپ طور پر قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے۔ اس لئے جب میں نے پہلے دن آپ کا درس سنا اس کے بعد روزانہ کافی فاصلہ پیدل چل کر آپ کا درس سننے کے لئے جایا کرتا۔

خادم صاحب مرحوم رضی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک مرتبہ سرگودھا کے کسی گاؤں میں مناظرہ ہوا۔ اس وقت مخالف مولوی بار بار یہی اصرار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم مرزا صاحبؑ کی شخصیت اور ان کے اخلاق پر مناظرہ کریں۔ مقابل پر خادم صاحب تھے جب آپ نے اس کا بار بار اصرار دیکھا تو غیرت کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور اسے للکار کر کہا کہ میں حضرت مرزا صاحبؑ کا ایک ادنیٰ خادم تمہارے سامنے موجود ہوں آؤ پہلے میرے ساتھ اپنے اخلاق

(باقی صفحہ ۸ پر)

اصلاح و ارشاد

مجلس مولود کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا فرمان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرا اس میں یہ مذہب ہے کہ مصالح اعلاء کلمۃ الاسلام و تذکرہ نبویؐ کی نیّت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدّسہ نبویہ کا ذکر ہو اور نہایت خوبی اور صحت و بلاغت سے اس تقریر کو سنایا جائے کہ کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور و جفا اٹھا کر بفضلہ تعالےٰ کامیاب ہو گئے اور کیسی خدا تعالےٰ نے اپنے اس مقبول بندے کی تائیدیں کیں۔ اور آخر کس طور سے اس کو مشارق و مغارب میں پھیلایا۔ اور اس تقریر میں اور ہر ایک محل میں کچھ کچھ نظم بھی ہو۔ اور پُر درد اور مؤثر بیان ہو اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ کوئی علّت اور بدعت درمیان نہ ہو تو ایسا جلسہ ناجائز نہیں بلکہ میری نظر میں موجب ثوابِ عظیم ہے۔ کیونکہ اس میں یہ نیت کی گئی ہے کہ تا سوانح مقدسہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تازہ طور پر لوگوں کو سنائے جائیں اور مشتاقانِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھا دی جائے اور لوگوں کو عشقِ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حرکت دی جائے۔ اور ناواقفوں پر عظمت اس انسان کامل اور مرد فانی فی اللہ کی کھول دی جائے۔ جس نے دنیا میں تنہا آکر اور تمام دنیا کو شرک اور غفلت میں گرفتار پا کر بڑی جوانمردی سے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر ہر ایک قوم میں توحید کی صلا بلند کی اور ہر ایک کان میں لا الٰہ الا اللہ کی آواز پہنچا دی۔ غرض سوانح نبویہ کو خوش آوازی سے لوگوں پر ظاہر کرنا حقیقی مومن کا فرض ہے۔ وہ مومن ہی کا ہے کا جس میں سوانح نبویہ کی عزت نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہی جلسہ اظہار سوانح مجلس مولود ہے۔ ایسی جلسہ اظہار سوانح میں درحقیقت بڑے بڑے فوائد ہیں۔ ان سوانح کے سننے سے محبانِ رسول کا وقت خوش ہوگا۔ اور ہر ایک مرد طالب جب ان سوانح کے ذریعہ ہمت اور صدق اور استقامت کے کام سُنے گا تو اس کو بھی ہمت اور صدق اور استقامت کی طرف شوق پیدا ہوگا اور اس کی طلب زیادہ ہو گی۔ اور مسلمان کہلا کر جو کچھ دین کی راہ میں کسل اور ضعف اور بُزدلی رکھتا ہے سوانح نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سُن کر خوش ہوگا اور اپنے اسلام پر افسوس کرنے لگا اور خدا تعالےٰ سے چاہیگا کہ جس نبی کے اقتداء کا اس کو دعویٰ ہے اس کی سرگرمی اور اس کا عشق اور اس کی ہمدردی اس کو بھی نصیب ہو۔ اور جس طرح ایک شخص جو ایک جنگل میں اکیلا بیٹھا ہو۔ اور درندوں اور دوسری بلاؤں سے ڈر رہا ہو اور ناگاہ اس کو ایک قافلہ نظر آیا جس میں صدہا سپاہی ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے وہ شخص اس قافلے کو پا کر کس طرح قوی دل ہو جائے گا ایسا ہی سوانح طیبہ نبویہ ایک لشکر مسلح کی مانند ہیں جن کے سننے سے دل قوی ہو جاتا ہے اور تخویفات شیطانی سے نجات ملتی ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ یعنی ذکر صالحین کے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت کس قدر نازل ہوتی ہو گی۔ ہاں اس جلسہ کو بدعات سے محفوظ رکھنا چاہیئے تا بجائے ثواب کے گناہ پیدا نہ ہو۔ صرف سوانح نبوۃ کا ذکر ہو۔ اور درود شریف اور تسبیح ہو۔ اگر کسی قسم کا شرک اور کسی قسم کی بدعت درمیان ہو۔ تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ لیکن جو میں نے ذکر کیا ہے نہ نہ صرف جائز بلکہ میری سمجھ میں ضروریات سے ہے"۔

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۴ء)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

تقرر عہدیداران محلہ دار الصدر غربی ربوہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت مطلع رہیں:-

۱- چوہدری سلطان محمود صاحب انور .... سیکرٹری اصلاح و ارشاد
۲- ملک محمد رفیق صاحب .... " ضیافت
۳- قریشی محمد اسماعیل صاحب معتبر .... آڈیٹر
۴ " ذکاء اللہ صاحب .... محاسب

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جنرل سیکرٹری ربوہ

مولوی مقبول صاحب ذبیح پریذیڈنٹ محلہ دار الصدر ج کو تا ۳۰ اپریل ۵۹ء لوکل انجمن ربوہ کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا کے لئے اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درخواست دہندگان کے لئے حساب۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ بیالوجی۔ ہسٹری۔ جغرافیہ میں سے کسی مضمون میں سیکنڈ کلاس ایم۔ اے ہونا ضروری ہے۔

اگر کسی منظور شدہ درسگاہ میں تین سال تک پڑھانے کا تجربہ ہو تو زیادہ ترقی کے امکانات ہیں۔ تنخواہ کا سکیل۔ تنخواہ ماہوار ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- بسالانہ ترقی ۳۰/- ۔ ایک طرف کا کرایہ بھی ادا کیا جائے گا ——— جو دوست مذکورہ بالا شرائط پر پورے اُترتے ہوں اور وہ بیرونی ممالک میں جانے کے خواہشمند ہوں وہ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۸ جنوری تک بھجوا دیں۔

وکیل التبشیر۔ ربوہ

اُستانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ایک بی ٹی۔ ایک سی ٹی اور دو میٹرک جے وی استانیوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند بہنیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی معرفت درخواستیں جلدی ارسال فرما دیں۔

ناظر تعلیم ربوہ

تفصیل چندہ ارسال فرمایا کریں!

بعض احباب چندہ کی رقم بھیجتے وقت ساتھ چندہ کی تفصیل مدوار ارسال نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ موصولہ رقم مد بلا تفصیل میں ڈال دی جاتی ہے اور اس کو سلسلہ کے کاموں میں خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی رقوم جو تین ماہ تک مد بلا تفصیل میں پڑی ہیں ان کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ ان کو چندہ عام میں شمار کر لیا جائے۔

پس سیکرٹریان مال و دیگر احباب (جن کو نظارت ہذا کی طرف سے اپنا چندہ براہِ راست بھیجنے کی اجازت دی گئی ہے) ساتھ تفصیل ضرور بھجوایا کریں۔ تاکہ ریکارڈ میں اس کا صحیح اندراج کیا جا سکے۔

نیز جن جماعتوں کی رقوم اس مد (مد بلا تفصیل) میں پڑی ہیں وہاں کے سیکرٹریان مال ان رقم کی تفصیل جلد تر ارسال فرما دیں تاکہ مطابق تفصیل رقم کا اندراج کیا جا سکے۔

ناظر بیت المال ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی وفات پر

تعزیتی قراردادیں

احمد پور شرقیہ

جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ کا یہ خصوصی اجلاس احمدیت کے بہادر فرزند اور حضرت مصلح الموعود کے جاں نثار سپاہی مکرم محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک قومی صدمہ تصور کرتا ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہوئے ان کے اس غم میں برابر کا شریک ہے

چوہدری رحمت اللہ کمشن ایجنٹ احمد پور شرقیہ بہاولپور

جڑانوالہ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے تمام افراد اپنے عظیم المرتبت بھائی ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بہادر اور جاں نثار مجاہد تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالےٰ اعلیٰ درجات عطا کرے اور ان کے ورثاء کا بہترین کفیل ہو اور سلسلہ عالیہ کے اس نقصان عظیم کو پورا کرے۔ آمین

(ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

سیالکوٹ چھاؤنی

ہمارے دل احمدیت کے مایۂ ناز عالم و مقرر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر غمگین ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی

فیروز والہ

جماعت احمدیہ فیروز والہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا یہ اجلاس ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم جماعت احمدیہ کے نہایت سرگرم رکن تھے۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت میں ان کی وفات سے پیدا شدہ خلاء کو اپنی رحمت اور فضل و کرم سے معمور فرما دے ——— اور مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محمد اکرم

گماس ضلع لاہور

جماعت احمدیہ گماس ضلع لاہور مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم خادم صاحب کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گماس

بشیر آباد

جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ مکرم جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم کی زندگی اسلام اور احمدیت کے لئے وقف تھی۔ گو آپ وکالت کا کام کرتے تھے۔ مگر سلسلہ احمدیہ کے کام کو مقدم کرتے۔ تحریری اور تبلیغی میدان میں جو سلسلہ احمدیہ کی خدمات آپ نے سرانجام دی ہیں وہ آپ کے نام کو زندہ جاوید رکھیں گی۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک بہادر سپاہی اور نڈر مجاہد تھے۔

جماعت احمدیہ بشیر آباد صدق دل سے یہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مرحوم بھائی پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور خدا تعالےٰ آپ کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہر طرح سے ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سیکرٹری اصلاح و ارشاد
بشیر آباد اسٹیٹ سندھ

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی اہلیہ کا اس ہفتہ کے اندر پیٹ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال حلقہ جڑانوالہ

۲- میری پھوپھی صاحبہ بیمار ہیں اور لاہور ہسپتال میں داخل کروا دی گئی ہیں۔ احباب انکی شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد ربوہ)

معاونین الفضل

مندرجہ ذیل احباب کرام:۔

۱۔ مکرم میجر ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب پشاور نے مبلغ پانچ روپے
۲۔ مکرم فضل دین صاحب ٹائپسٹ کراچی ۲ نے مبلغ دس روپے۔
۳۔ محترمہ زینب حسن صاحبہ ۲ منٹو روڈ ڈھاکہ نے مبلغ دس روپے۔
۴۔ محترمہ شمیم صاحبہ معرفت شیخ محمد سعید صاحب گڑھی شاہو لاہور نے مبلغ پانچ روپے
۵۔ مکرم محمد عمر صاحب ڈیرہ کراچی نے مبلغ تین روپے۔
۶۔ مولوی رشید احمد صاحب چونڈہ نے مبلغ دس روپے۔
۷۔ محمد یٰسین صاحب نکھنوی نے مبلغ پانچ روپے۔
۸۔ حکیم محمود احمد صاحب خانیوال نے مبلغ پانچ روپے۔
۹۔ مبارک محمود صاحب رام گلی ۳ لاہور نے مبلغ پانچ روپے۔
۱۰۔ شیخ عبد الواحد صاحب لاہور نے مبلغ دو روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے

ان کی طرف سے مستحقین کے نام اخبار جاری کئے جا چکے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مینجر الفضل۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں یونیورسٹی فٹ بال میچ

اس سال یونیورسٹی فائینل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی گراؤنڈ میں ہونے قرار پائے ہیں

یہ میچ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹ جنوری کو ۲½ بجے دن شروع ہوا کریں گے۔ شائقین فٹ بال میچ دیکھنے ضرور تشریف لائیں۔

پریذیڈنٹ فٹ بال

پنجسالہ تعلیمی قرض حسنہ

وظائف مختص بالذات

نظارت ہذا شکریہ کے ساتھ دعا کی غرض سے اعلان کرتی ہے کہ پانچسالہ سکیم تعلیمی قرض حسنہ میں حسب ذیل احباب نے پچاس روپیہ ماہانہ کے حساب سے رقم کی ادائیگی کا اہتمام فرمایا ہے۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا
۲۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص (سندھ)
۳۔ مکرم قریشی مسعود احمد صاحب ہاشمی کویت

یہ مختص بالذات وظائف انہی دوستوں کے نام سے جاری کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

دیگر احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس سکیم میں حسب حیثیت شمولیت کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم)

پنڈدادنخان

مورخہ ۱۰/۱/۵۸ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ پنڈدادنخان میں جماعت احمدیہ پنڈدادنخان کے غیر معمولی اجلاس میں احباب جماعت اکرم محترم جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں محترم ملک صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کرنے والے مجاہد تھے۔ اللہ تعالےٰ ملک صاحب کو غریق رحمت کرے اور جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈدادنخان)

گگی نو ضلع جھنگ

مکرم ملک عبد الرحمان صاحب خادم کی وفات پر جماعت احمدیہ گگی نو گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔

خادم صاحب مرحوم کی زندگی اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے وقف تھی سلسلہ احمدیہ کے دلیر سپاہی اور نڈر مجاہد تھے۔ ہماری صدق دل سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ خادم صاحب مرحوم پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس اعلیٰ علیین میں آپ کو اپنے خاص قرب سے نوازے اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح ان کا حامی و ناصر رہے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گگی نو)

شہزادہ ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ کا یہ اجلاس مکرم و محترم جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کی بے وقت وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرما دے اور ان کے درجات بلند فرما دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ

لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ر ب

مکرم خادم صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ب خلوص دل کے ساتھ گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔

خادم صاحب مرحوم اسلام اور احمدیت کے لئے ایک نڈر اور دلیر سپاہی اور مجاہد تھے۔ آپ کی زندگی اسلام و احمدیت کے لئے وقف تھی۔ خادم صاحب مرحوم صحیح معنوں میں خادم اسلام تھے۔

ہم اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور درجہ بلند کرے اور اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے۔ اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ر ب ضلع لائلپور

چک سکندر ضلع گجرات

ملک عبد الرحمان صاحب خادم کی وفات پر یہ جماعت گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔

مکرم خادم صاحب کی وفات حسرت آیات جہاں قوم کے لحاظ سے مجموعی صدمہ ہے وہاں ہمارے ضلع کے لئے خصوصاً دینی دنیاوی سیاسی اقتصادی غرضیکہ ہر رنگ میں صدمہ کا باعث ہے۔

ہماری صدق دل سے عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ خادم صاحب پر بیشمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اپنے خاص قرب سے نوازے۔ اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک سکندر۔

مظفر آباد

جماعت احمدیہ مظفرآباد مکرم محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت اور ناگہانی وفات پر انتہائی افسوس اور قلبی صدمے کا اظہار کرتی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کامیاب مبلغ تھے۔ سلسلہ کے لئے آپ کی غیرت قابل تقلید تھی۔ آپ احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ تھے۔ خدا تعالےٰ ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۳½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوٹ: لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۱۔ مجھے مندرجہ ذیل کام کے لئے ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے مذکورہ بالا دن کے ایک بجے بعد دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں) نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

آمدہ ٹنڈر اسی روز یعنی ۲۰ جنوری کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	عرصہ تکمیل کام
ننیوٹ یارڈ میں ۱۷/۱۶ - ۱۷/ میل کے اندر مجوزہ پل نمبر A-۱۴۴ ۳ × ۲۰ فٹ گارڈروں سے تعمیر کرنا (یہ پل راستہ کو عارضی طور پر تبدیل کرنے کے لئے بنایا جائیگا اور اسمیں سے برج ڈیپارٹمنٹ کا حصہ علیحدہ رہے گا) اس غرض کے لئے اینٹیں بھی بذمہ ٹھیکیدار ہوں گی	۲۸ ہزار روپیہ	۷۶۰ روپیہ	۲ ماہ

۲۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ ۲۰ جنوری ۵۸ء سے قبل اپنی مالی حیثیت اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا سکتے اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

۳۔ مفصل شروط و ہدایات، نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ اوقات عمل میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

۴۔ ٹھیکیدار کا فرض ہوگا کہ وہ مذکورہ بالا کام کے لئے مطلوبہ اینٹیں مقام عمل پر اپنے خرچ پر پہنچائے۔ اس غرض کے لئے ادارہ ریلوے کی طرف سے اخراجات نقل و حمل علیحدہ ادا نہیں کئے جائیں گے۔ لہذا ٹنڈر پیش کرتے وقت اس بات کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ ٹھیکیدار کے لئے مفید ہوگا کہ وہ زرِ ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲۰ جنوری ۵۸ء سے قبل جمع کروا دیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۰ جنوری ۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی از سر نو سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

یہ ٹنڈر مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکورہ بالا کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں۔

آمدہ ٹنڈر ۲۰ جنوری کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر کام ـ نوعیت کام	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	تاریخ تکمیل کام
(i) ۶/AEN لائلپور سیکشن میں دس لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ریلوے سپلائی کرنا	۸۰۰/- آٹھ سو روپیہ	۵ لاکھ اینٹ ۳۱ مارچ ۵۸ء تک اور ۵ لاکھ اینٹ ۳۰ جون ۵۸ء تک۔
(ii) ۴/AEN - وزیر آباد سیکشن میں دس لاکھ اینٹ درجہ دوم مطابق نمونہ ریلوے گجرات وزیر آباد، سیالکوٹ، نارووال اور گوجرانوالہ سٹیشنوں پر سپلائی کرنا۔	"	" "
(iii) ۵۸-۱۹۵۷ء میں ۶/AEN لائلپور سیکشن میں بلڈنگ میٹیریل (بجز اینٹ) سپلائی کرنا۔	۳۰۰/- تین سو روپیہ	۳۱ مارچ ۵۸ء

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ ۲۰ جنوری ۵۸ء سے قبل اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا سکتے ہیں اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شروط و ہدایات نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں

ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

ٹھیکیدار کے لئے مفید ہوگا کہ وہ مطلوبہ زر ضمانت ۲۰ جنوری ۵۸ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کروا دیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کا ذکر خیر

(بقیہ صفحہ ۵)

اور کیریکٹر کا مقابلہ کر لو۔ اس دوست نے بتایا کہ اس کے بعد خادم صاحبؓ نے اتنی قابلیت سے مناظرہ کیا کہ مخالف کو شکست فاش ہوئی آپ کی تقریر میں دریا کی سی روانی تھی جلسہ سالانہ پر آپ کی تقریر دلچسپی سے سنی جاتی اور جوش و ولولہ سے جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھتا

اے خدا تو ان کو اپنی جنت میں بلند مرتبہ عطا فرما۔ ان کی روح پر رحمت اور برکت نازل فرما۔ ان کے اہل و عیال اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور حضرت المصلح الموعود کی روحانی قیادت میں ہمیں بھی عظیم الشان قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور وہ دن جلد لا جب ہم اپنی آنکھوں سے اسلام کے پرچم کو دنیا کے کونے کونے میں لہراتا ہوا دیکھیں۔

آمین

درخواست دعا

۱۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل کی والدہ محترمہ کو بائیں بازو پر فالج کا حملہ اور لقوہ ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین

۲۔ میری بچی عزیزہ امۃ الرشید سلمہا بعمر ۴ سال ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار چلی آ رہی ہے اور سخت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (محمود احمد سعید دفتر تبشیر ربوہ)